

۳۔ لغات - بادۂ شبانہ : رات کے وقت شراب پینا۔

شرح : اس شعر میں دراصل عیش و نشاط کی ایک خاص کیفیت پیش کی گئی ہے۔ رندوں کا عام دستور یہ تھا کہ رات رات بھر محفل جما کر شراب پیتے رہتے، راگ رنگ ہوتے رہتے، صبح کو سو جاتے اور نیند کے مزے لیتے۔ میرزا کہتے ہیں، رات کو شراب پینے کی بدستیاں اب کہاں؟ وہ تو ختم ہو گئیں۔ جب وہی نہ رہیں تو خواب سحر کی لذت بھی رخصت ہو گئی، کیونکہ وہ لذت تو رات بھر شراب پی کر سیاہ مست ہو جانے پر موقوف تھی۔ مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ شعر کے الفاظ معنی حقیقی پر محمول کریں تو کچھ لطف نہیں، چنانچہ ان کے نزدیک میرزا کو استعارہ مقصود ہے۔ یعنی بادۂ شبانہ سے نشہ شباب اور سحر سے پیری کا استعارہ اور اٹھیے کا خطاب نفس غافل کی طرف ہے۔

بظاہر مولانا رندانہ مشغلوں کا ٹھیک اندازہ نہ فرما سکے۔ اٹھیے کے خطاب سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ بادۂ شبانہ کی سرمستیوں سے خواب سحر کی لذت اٹھانے والا کوئی نواب یا رئیس ہے، جو ایسی سرمستیوں میں انہماک کا عادی چلا آتا ہے۔ تاہم اگر مولانا کے فرمائے ہوئے استعارے پیش نظر رکھے جائیں۔ تو مقصود یہ ہو گا کہ شباب کی منزل گزر گئی اور بڑھاپا آ گیا۔ اب خواب سحر میں وہ لذت باقی نہ رہی، کیونکہ وہ تو شراب نوشی کی فراوانی پر موقوف تھی، جو شراب کے ساتھ ہی ختم ہو گئی، لہذا اب کچھ عبادت کر لینی چاہیے۔

۴۔ شرح : میری خاک محبوب کے کوچے میں اڑتی پھرتی ہے۔ یہی میرا مقصود تھا، یہی آرزو تھی۔ اے ہوا! اب مجھے بال و پر کی کیا ضرورت رہ گئی؟ وہ بھی تو اسی لیے درکار تھی کہ میں کوچہ محبوب کی فضا میں اڑ سکوں۔ جب میری خاک کو یہ شرف حاصل ہو چکا ہے تو اب بال و پر سے بے نیازی میسر آ گئی۔